باب 6

پاکستان اور عالمی اُمور
(PAKISTAN AND WORLD AFFAIRS)

تدریسی مقاصد

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- پاکستان کی جغرافیائی اور سیاسی اہمیت بیان کر سکیں۔
2- پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد واضح کر سکیں۔
3- پاکستان کے اپنے قریبی ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات بیان کر سکیں۔
4- مسئلہ کشمیر کی ابتدا، اقوامِ متحدہ کی مداخلت اور جموں و کشمیر پر اُس کے اعلامیے کی وضاحت کر سکیں۔
5- پاکستان کے وسط ایشیائی ممالک کے ساتھ تعلقات کو واضح کر سکیں۔
6- پاکستان کے اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے رکن ممالک کے ساتھ تعلقات پر بحث کر سکیں۔
7- پاکستان کے سارک ممالک کے ساتھ تعلقات کی وضاحت کر سکیں۔
8- پاکستان کے امریکا، چین، برطانیہ، یورپی یونین، جاپان اور روس کے ساتھ تعلقات بیان کر سکیں۔
9- چین پاکستان اقتصادی راہداری منصوبہ اور اس کے قومی معیشت پر اثرات بیان کر سکیں۔
10- دنیا میں قیامِ امن کے لیے پاکستان کے کردار پر بحث کر سکیں۔

پاکستان کی جغرافیائی اور سیاسی اہمیت
(Geo-Political Significance of Pakistan)

پاکستان کو اپنے خاص محلِ وقوع کی وجہ سے دنیا بھر میں جغرافیائی اور سیاسی اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان کے پالیسی بنانے والے اس پہلو پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ پاکستان جغرافیائی حیثیت سے بے مثال اہمیت کا حامل ہے، کیوں کہ وسط ایشیا کے تمام تجارتی راستے پاکستان سے ہو کر گزرتے ہیں۔ پاکستان جس خِطّے میں واقع ہے اس کی دفاعی، فوجی، اقتصادی اور سیاسی اہمیت درج ذیل وجوہات کی بنا پر نمایاں ہے:-

1- تجارتی شاہراہ

پاکستان شمال میں چین سے جُڑا ہوا ہے۔ شاہراہِ قراقرم زمینی راستے سے چین اور پاکستان کو باہم ملاتی ہے۔ یہ شاہراہ سلسلہ قراقرم کی چٹانوں کو کاٹ کر بنائی گئی ہے اور یہ چین اور پاکستان کے مابین اہم تجارتی شاہراہ ہے۔ پاکستان کے چین سے ساتھ انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں۔

2- برّی اور بحری راستے

پاکستان تیل پیدا کرنے والے خلیجی ممالک (خلیج فارس(Persian Gulf) کے آس پاس واقع ممالک،سعودی عرب،عراق،کویت، بحرین، متحدہ عرب امارات،اومان اور قطر وغیرہ) کے نزدیک اور مغرب میں مراکش سے لے کر مشرق میں انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی مسلم دنیا کے درمیان واقع ہے۔بے شمار مغربی ممالک کی صنعتی ترقّی کا انحصار خلیجی ممالک میں ہونے والی تیل کی پیداوار پر ہے۔یہ تیل دوسرے ممالک کو بحیرہ عرب کے ذریعے سے بھیجا جاتا ہے اور کراچی بحیرہ عرب کی انتہائی اہم بندرگاہ ہے۔پاکستان افغانستان کو تجارت کے لیے برّی اور بحری راہ داری کی سہولت مہیا کرتا ہے۔کراچی ایک بین الاقوامی بندرگاہ اور ہوائی اڈہ ہے۔یہ ہوائی اور بحری راستوں سے یورپ کو ایشیا سے ملاتا ہے۔وہ تمام ممالک جو مشرقِ وسطیٰ(Middle East) اور وسط ایشیائی(Central Asia) ممالک سے رابطہ کرنا چاہتے ہیں، وہ پاکستان کے محلِ وقوع کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

3- مختلف ممالک کے ساتھ خوش گوار تعلقات

پاکستان کے شمال میں افغانستان کے علاقے کی ایک تنگ پٹی واخان ہے جو کہ پاکستان کی شمالی سرحد کو تاجکستان سے جُدا کرتی ہے۔پاکستان کے وسط ایشیا کے اس ملک سے انتہائی خوش گوار تعلقات قائم ہیں۔پاکستان کے مشرق میں بھارت واقع ہے اور مشرقِ بعید میں ملائشیا، انڈونیشیا اور برونائی دارالسّلام جیسے مسلم ممالک واقع ہیں۔پاکستان کے ان تمام ممالک سے انتہائی خوش گوار تعلقات ہیں۔پاکستان کی جنوب مغربی سرحد پر ایران واقع ہے۔پاکستان، ایران اور ترکی اقتصادی تعاون کی تنظیم (Economic Cooperation Organization) کے بنیادی اراکین ہیں۔اس تعاون کے نتیجے میں تمام رکن ممالک کے مابین انتہائی دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ان ممالک نے باہمی دل چسپی کے کئی معاہدوں پر دستخط کیے ہیں۔مشرقِ وسطیٰ اور خلیج کے مسلم ممالک سے پاکستان کے انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں۔پاکستان نے اِن ممالک کی ترقّی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔سعودی عرب اور عرب امارات جیسے ممالک پاکستانیوں کے لیے دوسرے گھر کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔

4- سیاحت

پاکستان میں وادی سندھ اور گندھارا کی قدیم تہذیبیں ہیں اور یہ سیاحت کے نقطۂ نظر سے بہت اہمیت رکھتی ہیں۔اسی طرح وادیِ کاغان، درہ خیبر، سوات اور گلگت بلتستان سیاحوں میں بہت مقبول ہیں۔پاکستان کی سب سے بلند پہاڑی چوٹی (Mountain Peak) کے-ٹو(K-2) ہے، جس کی بلندی قریباً 8611 میٹر ہے اور یہ پوری دنیا میں بلندی کے لحاظ دوسرے نمبر پر ہے۔یہ کوہ پیماؤں کے لیے بہت دل چسپی کا حامل ہے۔پاکستان کے دیگر مقبول سیاحتی مقامات میں ٹیکسلا، پشاور، کراچی، لاہور اور مری وغیرہ بھی شامل ہیں۔

پاکستان کے ایک سیاحتی مقام کا منظر

5- ایٹمی قوت

پاکستان دنیا کی ایک اہم ایٹمی قوت ہے اور مسلم دنیا میں اس کو انتہائی تحسین اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مسلم ممالک کی نظریں پاکستان پر لگی ہوئی ہیں کہ وہ مشترکہ ترقّی اور فروغ کے لیے قائدانہ کردار ادا کرے۔

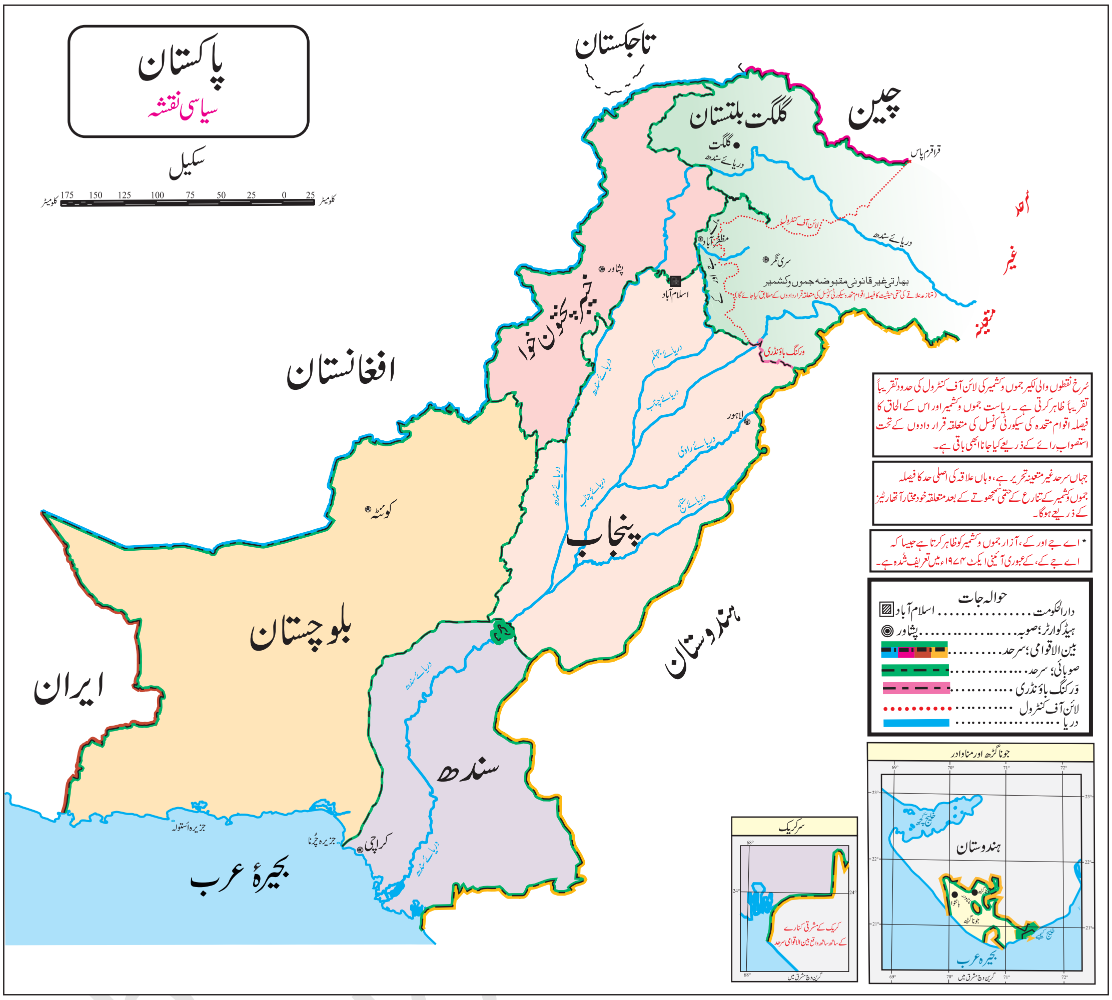

6- مسئلہ کشمیر

پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر حل ہوجائے تو پورے جنوبی ایشیا کے خِطّے میں امن قائم ہوجائے گا اور تجارت کو فروغ ملے گا۔ دونوں ممالک کے درمیان خوش گوار، سیاسی اور اقتصادی تعلقات سے اس خِطّے میں غربت اور اِفلاس کے خاتمے میں مدد ملے گی۔

7- چین پاکستان اقتصادی راہ داری منصوبہ

چین پاکستان اقتصادی راہ داری منصوبے کی بدولت گوادر کی بندرگاہ کو ترقّی دے کر فعال معاشی سرگرمیوں کا محور بنایا جاسکتا ہے، جس سے یورپ، امریکا اور دیگر کئی ریاستوں کی تجارتی آمدورفت گوادر کی بندرگاہ کے ذریعے سے ممکن ہوجائے گی۔ اس طرح پاکستان معاشی سرگرمیوں کا مرکز بن جائے گا۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد
(Objectives of Pakistan's Foreign Policy)

خارجہ پالیسی سے مراد کسی ملک کی دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کی حکمتِ عملی ہے۔اس سے مراد وہ رویہ ہے جس کے تحت کوئی ملک اپنے قومی مفادات کے تحفظ کی خاطر دیگر ریاستوں کے ساتھ تعلقات قائم کرتا ہے۔عصرِ حاضر میں کوئی بھی ریاست تنہا رہتے ہوئے اپنی تمام ضروریات پوری نہیں کرسکتی بلکہ ہر چھوٹے یا بڑے ملک کو اپنی معاشی، معاشرتی، صنعتی اور دفاعی ضروریات کی تکمیل کے لیے اقوامِ عالم سے تعلقات قائم کرنا پڑتے ہیں۔ ہر ملک اپنی خارجہ پالیسی میں اپنے مفادات کے تحفظ کی بنیاد پر ترجیحات کا تعین کرتا ہے اور پھر انھی ترجیحات کے مطابق اقوامِ عالم سے اپنا رشتہ اُستوار کرتا ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی بھی دیگر ریاستوں کی مانند قومی ضروریات کے پیشِ نظر ترتیب دی جانے والی ترجیحات کے مطابق ہے۔ پاکستان کے عوام تیزی سے ترقّی کرتی ہوئی دنیا میں اپنے وسائل کے استعمال اور اقوامِ عالم کے تعاون سے اپنے اقتدارِ اعلیٰ کا تحفظ، قومی سلامتی، خوش حالی، اسلامی اقدار کا تحفظ، ثقافتی اقدار کی حفاظت اور معاشی خوش حالی چاہتے ہیں۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:۔

(i) نظریۂ پاکستان کا تحفظ

پاکستان اسلامی نظریے کی بنیاد پر قائم ہونے والا دنیا کا واحد اسلامی ملک ہے۔ برِصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے یہ خطّہ اس لیے حاصل کیا تھا کہ وہ اپنی زندگیاں قرآن وسنت کے مطابق بسر کرسکیں۔نظریۂ پاکستان کا تحفظ بھی اُسی قدر اہم ہے، جس قدر اس کی جغرافیائی حدود کا تحفظ ضروری ہے۔خارجہ پالیسی میں نظریۂ پاکستان کے تحفظ کو نمایاں جگہ دی گئی ہے۔خارجہ پالیسی کے ذریعے سے برادر اسلامی ممالک کے ساتھ قریبی تعاون کو فروغ دینے کے لیے معاہدات کیے جاتے ہیں، اس کے علاوہ معاشی، سیاسی اور ثقافتی سرگرمیوں کو بھی فروغ دیا جاتا ہے۔داخلہ پالیسی کی طرح خارجہ پالیسی میں بھی نظریۂ پاکستان کے تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

(ii) قومی تحفظ اور سلامتی

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد قومی سلامتی کا تحفظ ہے، اس لیے قومی مفادات کا تقاضا ہے کہ پاکستان کے اقتدارِ اعلیٰ اور جغرافیائی و نظریاتی حدود کا تحفظ کیا جائے۔قومی سلامتی کے خلاف اُٹھنے والے ہر قدم کو روکا جائے اور پاکستان کی حفاظت کی جائے۔ قومی سلامتی کے تحفظ اور بقا کی خاطر اندرونی طور پر ملک میں یک جہتی اور استحکام کے ساتھ ساتھ بیرونی دنیا کے ساتھ قریبی تعاون کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ پاکستان کے قیام کے بعد ہر محاذ پر ایران، چین، سعودی عرب اور دیگر دوست ممالک نے پاکستان کا بھرپور ساتھ دیا۔ یہ پاکستان کی کامیاب خارجہ پالیسی کا نتیجہ تھا۔ اب پاکستانی سرحدوں کی حفاظت، اندرونی سلامتی اور اقتدارِ اعلیٰ کے تحفظ کی خاطر اقوامِ عالم سے خوش گوار تعلقات کے قیام کو پاکستان کی خارجہ پالیسی میں بنیادی مقام حاصل ہے۔

(iii) ثقافت کا فروغ

ہر قوم کی طرح پاکستانی قوم کو بھی اپنی ثقافت عزیز ہے۔ پاکستانی ثقافت اسلامی اقدار کی آئینہ دار ہے۔ہماری ثقافت میں

Web version of PCTB Not for Sale

رواداری، احترامِ انسانیت، بہادری، عزّت، حیا اور چادر اور چاردیواری جیسی اقدار (Values) نمایاں ہیں۔ پاکستان کو اپنی خارجہ پالیسی کے ذریعے سے ایسے ممالک کے ساتھ دوستانہ اور برادرانہ تعلقات اُستوار کرنے ہیں، جن کے ذریعے سے پاکستانی ثقافت نہ صرف محفوظ رہے بلکہ اُسے فروغ بھی حاصل ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لیے برادر اسلامی ممالک کے ساتھ ثقافتی تعلقات بڑھائے جاتے ہیں اور ان ریاستوں کے درمیان ثقافتی وفود کے تبادلے عمل میں لائے جاتے ہیں۔ مغربی دنیا میں پاکستانی لباس، کشیدہ کاری، کڑھائی والے کُرتے، شلوار، چادریں اور دیگر اشیا خصوصی طور پر پسند کیے جاتے ہیں۔ اس طرح ریاستوں کے درمیان عوامی ثقافت کی سطح پر تعلقات مضبوط کیے جاتے ہیں۔

(iv) معاشی ترقّی

معاشی ترقّی کے لیے معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینا ضروری ہے۔ پاکستان کی اکثریتی آبادی کا پیشہ زراعت ہے۔ زراعت کی ترقّی اور معیشت کی ترقی کے لیے پاکستان کو زرعی اور صنعتی طور پر ترقی یافتہ ریاستوں کے ساتھ تعلقات مزید مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح ترقّی یافتہ ریاستوں کے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے ہم اپنی زراعت اور صنعت کو ترقّی دے کر ملکی معیشت کو مستحکم بنا سکتے ہیں۔ معاشی ترقی کے لیے تعلیمی ترقّی ضروری ہے۔ فنی ترقّی کی بنیاد پر ہی زراعت، صنعت اور کاروبار کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ فنی اور صنعتی علوم کے حصول کے لیے صنعتی طور پر ترقّی یافتہ ریاستوں کے ساتھ تعلقات قائم کر کے اپنے ملک میں صنعتی و فنی علوم کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ ان مقاصد کا حصول کامیاب خارجہ پالیسی ہی سے ممکن ہے۔

پاکستان کے قریبی ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات

(Pakistan's Relations with Neighbouring States)

پاکستان ایک پُرامن ایٹمی صلاحیت کا حامل اسلامی ملک ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھے۔ ذیل میں قریبی ہمسایہ ممالک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے:۔

بھارت (India)

- بھارت پاکستان کا پڑوسی ملک ہے۔ چوں کہ پاکستان کا وجود برصغیر پاک و ہند سے اُبھرا ہے، اس لیے بھارت کے ساتھ پاکستان کی تاریخ، جغرافیہ اور ثقافت کے بہت سے پہلو مشترک ہیں۔ دونوں ممالک کی مشترکہ سرحد کی لمبائی قریباً 2163 کلومیٹر ہے۔
- بین الاقوامی اصولوں کے تحت دیکھا جائے تو بھارت کے ساتھ پاکستان کے تعلقات بہت قریبی اور مستحکم ہونے چاہییں مگر یہ مقصد حاصل نہیں کیا جا سکا۔ برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے وقت سے بھارت اور پاکستان کے درمیان بہت سے ایسے مسائل پیدا ہوئے جن کی بنیاد پر دائمی اختلافات موجود رہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد اور پاکستانی قوم اور افواج کے عزم و استقلال نے اس ملک کی ہمیشہ حفاظت کی۔
- پاکستان اور بھارت کی تاریخ جنگوں کی تاریخ بن کر رہ گئی ہے۔ پہلی جنگ 1948ء میں لڑی گئی۔ کشمیر کے محاذ پر لڑی جانے والی اس جنگ میں پاکستانی عوام، قبائلیوں اور مسلح افواج نے نہایت دلیری سے بھارتی مسلح افواج کا سامنا کیا۔ نہ صرف کامیابی سے مادرِ وطن کا دفاع کیا بلکہ بھارت کے قبضہ سے آزاد جموں و کشمیر کا قابلِ ذکر علاقہ بھی خالی کرا لیا۔ اس جنگ میں قبائلی لشکریوں کا

Web Version of PCTB Not for Sale

کردار خصوصی اہمیت کا حامل تھا جو کہ سری نگر تک جا پہنچے تھے۔

- بھارتی وزیرِ اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے سلامتی کونسل میں جنگ بندی کی قرارداد منظور کرائی۔ سلامتی کونسل میں پنڈت جواہر لال نہرو نے اقرار کیا کہ وہ کشمیریوں کو حقِ خود ارادیت دیں گے مگر یہ محض وعدہ ہی ثابت ہوا۔ 1965ء میں 6 ستمبر کی رات پاکستان اور بھارت کے درمیان لاہور، قصور اور سیالکوٹ کے محاذ پر جنگ کا آغاز ہوا۔ پاکستانی فوج نے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھارتی حملے کا بھرپور جواب دیا اور دشمن کو پیچھے دھکیل دیا۔
- دسمبر 1971ء میں بھارت اور پاکستان کے درمیان ایک دفعہ پھر جنگ کا آغاز ہوا۔ اس جنگ میں بھارت کو کسی حد تک مقامی لوگوں کی حمایت حاصل تھی، جس وجہ سے پاکستان اپنے ایک حصّے سے محروم ہوا اور مشرقی پاکستان 16 دسمبر 1971ء کو بنگلہ دیش کے نام سے دنیا کے نقشے پر نمایاں ہوا۔
- جنگوں کے علاوہ بھارت اور پاکستان کے درمیان دیگر معاملات بھی کچھ خوش گوار نہیں رہے۔ خواہ وہ ابتدائی ایام میں نہری پانی کا مسئلہ ہو یا دفاعی و مالی اثاثوں کی تقسیم ہو، ریاستوں کا الحاق ہو یا سرحدی معاملات۔ بھارتی قیادت مسئلہ کشمیر سمیت دیگر تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے سنجیدہ نظر نہیں آتی۔
- اگر چہ دونوں ممالک کے درمیان اعتماد بحال کرنے کے کئی معاملات پر بات چیت ہوئی، جن میں تجارت، بس سروس، وفود کے تبادلے اور کرتار پور راہداری وغیرہ شامل ہیں۔ دونوں ممالک کے عوام بھی یہ چاہتے ہیں کہ جو وسائل جنگ پر صَرف کیے جاتے ہیں وہ عوام کے مسائل حل کرنے پر خرچ کیے جائیں۔ جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوتا، یہ تعلقات مضبوط بنیادوں پر خوش گوار فضا میں قائم نہیں ہو سکتے۔
- قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے بقول، کشمیر پاکستان کی شہ رَگ ہے، لہٰذا دونوں ریاستوں کے درمیان خوش گوار تعلقات کے قیام کے لیے مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل ضروری ہے۔

ایران (Iran)

- ایران پاکستان کا اسلامی برادر ہمسایہ ملک ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد سب سے پہلے ایران نے پاکستان کو تسلیم کیا۔ ابتدا ہی سے پاکستان اور ایران کے درمیان خوش گوار اور مضبوط تعلقات قائم ہیں۔ دونوں برادر ممالک نے ہمیشہ ایک دوسرے کے لیے اچھے جذبات کا اظہار کیا ہے اور بین الاقوامی سطح پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ دونوں برادر ممالک کے درمیان باہمی تعاون کے کئی سمجھوتوں پر دستخط ہو چکے ہیں۔ ابتدا میں پاکستان کی معاشی ضروریات پوری کرنے کے لیے ایران نے امداد کی پیش کش بھی کی۔
- پاکستان ایران اور ترکی کے درمیان ’علاقائی تعاون برائے ترقی‘‘ (آر۔سی۔ڈی) کا معاہدہ ان تینوں ریاستوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا سبب بنا۔ جنرل ایوب خاں کے دورِ حکومت میں اس معاہدے کے ذریعے سے یہ تینوں برادر ممالک ایک دوسرے سے بہت زیادہ معاشی تعاون کر رہے تھے۔ یہ تعاون معاشی، عسکری اور سیاسی نوعیت کا تھا۔ جنگ کے بھاری اخراجات میں تیل کی سپلائی خصوصی اہمیت کی حامل رہی ہے۔ ایران نے ان معاملات میں فراخ دلی دکھائی۔ بین الاقوامی سطح پر بھی ایران پاکستان کے مؤقف کی حمایت کرتا چلا آ رہا ہے۔

Web version of PCTB Not for Sale

- ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں پاکستان اور ایران کے درمیان قُربتوں میں مزید اضافہ ہوا۔ ایران نے نہ صرف گزشتہ قرضوں میں بہت سی رعایتیں دیں، بلکہ مزید قرضے بھی فراہم کیے، جن سے 1971ء کی پاک بھارت جنگ کے مُضر اثرات کم کرنے اور پاکستان کی تعمیرِ نو کرنے میں مدد ملی۔ پاکستان اور ایران کے درمیان مذہبی اور ثقافتی تعلقات دونوں ریاستوں کے عوام کو ایک دوسرے کے زیادہ قریب لے آئے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اسلامی جمہوریہ ایران کا سرکاری مذہب اسلام اور قومی زبان فارسی ہے، اس کی کرنسی کو ایرانی ریال کہتے ہیں۔ ایران کا دارالحکومت تہران ہے۔ یہ دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ تیل کے عظیم ذخائر کی بدولت اس کو بین الاقوامی سیاست میں اہم مقام حاصل ہے۔

- پاکستان سے ہر سال لاکھوں کی تعداد میں زائرین ایران جاتے ہیں اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرتے ہیں۔ پاکستان اور ایران ”اسلامی کانفرنس کی تنظیم“ کے نہایت فعال رکن ہیں۔ یہ تنظیم مسلم اُمہ کے مسائل حل کرنے میں اگرچہ بہت فعال نہیں ہے، مگر اس کے باوجود کئی ایک چھوٹے چھوٹے مسائل کے حل میں معاون ہے۔ پاکستان اور ایران ”اقتصادی تعاون کی تنظیم“ (Economic Cooperation Organization) کے بھی رکن ہیں، اس طرح وسط ایشیائی ریاستیں، پاکستان اور ایران ایک دوسرے کے ساتھ قریبی تعاون کرتے ہیں۔
- افغانستان اور عراق پر امریکا کے حملے کے بعد امریکا، ایران کے خلاف بھی کئی بار اپنے جارحانہ عزائم کا اظہار کر چکا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ امریکا کے ان عزائم کی حوصلہ شکنی کی ہے اور کُھلے لفظوں میں ایران کا ساتھ دینے کے عزم کا اعلان کیا ہے۔ یہ دونوں برادر ممالک ایک دوسرے کے ساتھ تعاون میں مزید اضافہ کر کے ایک دوسرے کے لیے اور اقوامِ عالم کے لیے زیادہ مفید کردار ادا کر سکتے ہیں، لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان دونوں ریاستوں کے مالی، جغرافیائی، فنی، صنعتی اور انسانی وسائل سے متعلق تعاون کو باہم فروغ دیا جائے۔ اس طرح دونوں ریاستوں کی ترقّی کے عمل کو تیز تر بنایا جا سکتا ہے۔

افغانستان (Afghanistan)

- قیامِ پاکستان کے بعد افغانستان نے پاکستان کو 1948ء میں تسلیم کیا اور یوں سفارتی تعلقات کی ابتدا ہوئی۔ افغانستان کی پاکستان کے ساتھ طویل مشترکہ سرحد ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان مذہب، تاریخ اور ثقافت کے مضبوط رشتے ہیں۔ دونوں ریاستوں کے عوام کے تعلقات کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے، اس لیے دونوں ممالک میں قریبی اور گہرے تعلقات قائم ہیں۔ حکومتی سطح پر پاکستان اور افغانستان کے تعلقات میں کئی اُتار چڑھاؤ آتے رہے ہیں۔
- افغانستان پر روسی حملے کے وقت پاکستان نے افغان عوام کا ساتھ دیا۔ افغانستان سے لاکھوں افغان مہاجرین نے پاکستان کا رُخ کیا۔ پاکستان نے خالص انسانی بنیادوں پر اُنھیں پناہ دی اور امدادِ باہمی کا عملی نمونہ پیش کیا۔ پاکستان نے روسی جارحیت کی کُھل کر مذمت کی اور افغانستان کے آزاد اسلامی تشخص کی بحالی کے لیے ہر ممکنہ کوششیں کیں۔ افغان عوام نے امریکا اور پاکستان کے تعاون سے اپنے وطن کا دفاع کیا اور یوں روسی قبضے سے نجات پائی۔ اس کے بعد طالبان کا دور شروع ہوا تو پاک افغان تعلقات میں نمایاں بہتری آئی۔

Web Version Not for Sale

جنوبی ایشیا کا نقشہ

- قیامِ پاکستان سے قبل جب برصغیر پاک و ہند پر برطانیہ کا قبضہ تھا، برطانیہ کو ہر وقت یہ فکر لاحق رہتی تھی کہ شمال مغربی سرحد تک روس کا اقتدار نہ بڑھ جائے یا خود افغانستان کی حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ (موجودہ خیبر پختونخوا) میں افراتفری پیدا نہ کروا دے۔ان خطرات سے نجات حاصل کرنے کی خاطر وائسرائے ہند نے والی افغانستان امیر عبدالرحمٰن خان سے مراسلت کی اور اُن کی دعوت پر ہندوستان کے وزیر امورِ خارجہ ماٹیمر ڈیورنڈ (Mortimer Durand) ستمبر 1893ء میں کابل گئے۔
- نومبر 1893ء میں دونوں حکومتوں کے مابین 100 سال کے لیے ایک معاہدہ طے پایا، جس کے نتیجے میں سرحد کا تعین کر دیا گیا، جو ڈیورنڈ لائن (Durand Line) کہلاتی ہے اور اس کی لمبائی قریباً 2611 کلومیٹر ہے۔قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان کی حکومت نے یہ معاہدہ برقرار رکھا، مگر افغانستان اس سے کتراتا رہا ہے، جس کی وجہ سے دونوں ممالک کے تعلقات تناؤ کا شکار ہیں۔اب بھی پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد کو ''ڈیورنڈ لائن'' ہی کہا جاتا ہے۔
- افغانستان چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ملک ہے، جس کا کوئی سمندر نہیں، اسی لیے اس کی سمندری تجارت پاکستان کے ذریعے سے ہوتی ہے۔اگرچہ افغانستان کے پاس تیل اور دوسرے ذرائع آمدورفت کی کمی ہے، مگر اس کی جغرافیائی حیثیت ایسی ہے کہ وہ وسط ایشیا، جنوبی ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ کے درمیان ہے اور تینوں خطّوں سے ہمیشہ اس کے نسلی، مذہبی اور ثقافتی تعلقات رہے ہیں۔وسطی ایشیائی ممالک کے لیے افغانستان بہت اہم ہے کیوں کہ ان ممالک کو افغانستان سے گزر کر پاکستان کی بندرگاہیں استعمال کرنا پڑتی ہیں۔

- 11 ستمبر 2001ء میں امریکا میں ہونے والی دہشت گردی کے واقعات کے بعد امریکا نے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ افغانستان میں طالبان کی حکومت کو ختم کر دیا۔ افغانستان اور پاکستان کے اعلیٰ حکام ایک دوسرے کے ممالک کے کئی دورے کر چکے ہیں۔ مستقبل میں پاکستان اور افغانستان کے درمیان بہتر تعلقات کی امید ہے۔ اب پھر وہاں طالبان کی حکومت قائم ہو چکی ہے۔

چین (China)

- پاک چین دوستی بین الاقوامی تعلقات میں مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ اگرچہ دونوں ریاستوں کی تہذیب و ثقافت میں واضح فرق ہے، مگر قومی مفادات اور کشادہ دلی نے دونوں ریاستوں کو ایک دوسرے کے بہت قریب کر رکھا ہے۔ 1949ء میں چین کے قیام کے بعد پاکستان نے اسے آزاد اور خود مختار ملک کی حیثیت سے تسلیم کیا۔
- ابتدا ہی سے پاک چین تعلقات خوش گوار اور تعمیری رہے ہیں۔ دونوں ممالک کی مشترکہ سرحد کی لمبائی قریباً 599 کلومیٹر ہے۔ پاکستان کی تعمیر و ترقّی میں چین نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاک بھارت جنگوں میں چین نے فراخ دلی اور دلیری سے پاکستان کا ساتھ دیا۔ اس طرح ایک بڑی طاقت کا تعاون حاصل ہونے سے پاکستانیوں کے حوصلے بلند ہوئے۔
- چین کو اپنے ابتدائی دور میں عالمی سطح پر مشکلات کا سامنا تھا۔ اس دور میں پاکستان نے چین کا ساتھ دیا۔ عالمی اداروں کی رکنیت حاصل کرنے کے لیے بھی پاکستان نے چین کی کھلے دل سے معاونت کی جب کہ دوسری طرف امریکا اور یورپی ریاستیں اشتراکی چین کی کھلی مخالفت کر رہی تھیں، پاکستان امریکا کا اتحادی بھی تھا مگر اس کے باوجود پاکستان نے چین کے ساتھ دوستی کا حق نبھایا۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
>
> عوامی جمہوریہ چین آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ ہر سال یکم اکتوبر کو چینی باشندے اپنا یومِ آزادی پورے قومی جوش و جذبے اور وقار سے مناتے ہیں۔ چین کی کرنسی کا نام یوان (Yuan) ہے۔

- چین نے پاکستان کی صنعتی اور معاشی ترقّی میں بہت فعال اور مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان کی قومی تعمیر میں چین کا خصوصی کردار ہے۔ چین نے پاکستان میں ٹینک سازی اور طیارہ سازی میں بھرپور مدد کی، جس کی وجہ سے پاکستان کی اسلحہ سازی کی صنعت نے بہت ترقّی کی، اس کے علاوہ چین، پاکستان کی مختلف دفاعی منصوبہ جات میں بھی بھرپور مدد کر رہا ہے
- پاک چین دوستی کی بہت بڑی علامت شاہراہِ قراقرم ہے۔ یہ شاہراہِ ریشم کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ اس سڑک کے ذریعے سے دونوں ممالک ایک دوسرے کے ساتھ باہم تجارت اور آمد و رفت کرتے ہیں۔

شاہراہِ قراقرم کا ایک خوب صورت منظر

موجودہ دور میں چین پاکستان اقتصادی راہداری منصوبہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ہر عہد میں پاکستان اور چین نے اپنے تعلقات کو مضبوط بنانے کے اقدامات کیے ہیں۔

Web Version of PCTB Not for Sale

مسئلہ کشمیر
(Kashmir Issue)

مسئلہ کشمیر کی ابتدا (Genesis of Kashmir Issue)

- پاکستان اور بھارت دونوں مسئلہ کشمیر پر ایک بنیادی نظریے پر کھڑے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تقسیم ہند کے وقت جموں و کشمیر برطانوی راج کے قبضے میں ایک ریاست تھی۔ جب ہندوستان کو تقسیم کیا جا رہا تھا تو جن علاقوں میں مسلم اکثریت تھی، وہ علاقے پاکستان اور جہاں ہندو اکثریت تھی، وہ علاقے بھارت کو دیے گئے۔ کشمیر میں اکثریتی آبادی تو مسلمان تھی، لیکن یہاں کا حکمران ایک ہندو ڈوگرا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ بھارت کے ساتھ اس ریاست کا الحاق ہو جائے لیکن تحریکِ پاکستان کے راہنماؤں نے اس بات کو مسترد کر دیا۔ آج بھی کشمیر میں مسلمان زیادہ ہیں، اس لیے پاکستان اسے اپنا حصّہ سمجھتا ہے اور بھارت یہ سمجھتا ہے کہ اس پر ہندو ڈوگرا حکمران تھا جو بھارت سے الحاق کرنا چاہتا تھا، اس لیے یہ بھارت کا حصّہ ہے۔
- قیامِ پاکستان کے وقت ریاست جموں و کشمیر کے مسلمانوں کی خواہش تھی کہ کشمیر کو پاکستان میں شامل کیا جائے، لیکن وہاں کا حکمران بھارت سے الحاق کا خواہش مند تھا۔ اس نے عوام کی خواہشات کے برعکس کشمیر کا الحاق بھارت سے کر دیا اور بھارتی فوجوں کو کشمیر میں داخل کر کے یہاں بھارت کا تسلط قائم کروا دیا۔ اس پر کشمیری مسلمانوں نے علمِ جہاد بلند کر دیا اور وادیِ کشمیر کے قریباً ایک تہائی حصّے کو بھارتی فوجوں سے آزاد کرا لیا۔

اقوامِ متحدہ کی مداخلت اور جموں و کشمیر پر اس کا اعلامیہ
(United Nation's Intervention and its Declaration on Jammu and Kashmir)

- جب بھارتی فوجیں کشمیری مجاہدین کے قبضے سے علاقہ چھیننے میں ناکام ہو گئیں تو بھارت یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں لے گیا۔ بھارت نے وہاں یہ موقف اختیار کیا کہ کشمیر کا باقاعدہ الحاق بھارت سے ہو چکا تھا، اس لیے یہ علاقہ بھارت کا حصّہ ہے۔ بھارت نے مزید دعویٰ کیا کہ پاکستان نے کشمیر پر حملہ کیا ہے جس کا مطلب بھارت پر حملہ ہے۔
- پاکستان نے کشمیر کی بھارت کے ساتھ الحاق کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا اور سلامتی کونسل کو حقیقت حال سے آگاہ کرتے ہوئے زور دیا کہ کشمیر کے مستقبل کے فیصلے کا حق اس کے راجا کو نہیں بلکہ وہاں کے عوام کو ملنا چاہیے۔

سلامتی کونسل نے 1949ء میں ایک قرارداد کے ذریعے سے کشمیر میں جنگ بندی کی اپیل کی۔ چناں چہ اس قرارداد کے بعد جنگ بندی عمل میں آئی۔ سلامتی کونسل نے اپنے اعلامیے میں پاکستان کے اس موقف کو تسلیم کر لیا کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ ریاست کے عوام کی مرضی کے مطابق ہو گا اور اس مقصد کے لیے اقوامِ متحدہ کی زیرِ نگرانی استصوابِ رائے (Plebiscite) کرایا جائے گا۔

- سلامتی کونسل کی اس قرارداد کو پاکستان اور بھارت دونوں نے منظور کر لیا۔ سلامتی کونسل کی اس قرارداد کے پہلے حصّے پر عمل کرتے ہوئے کشمیر میں مقررہ تاریخ کو جنگ بند ہو گئی اور جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کو روکنے کے لیے اقوامِ متحدہ نے جنگ بندی لائن کی نگرانی کے لیے اپنے مبصر مقرر کر دیے۔

بھارت کا استصوابِ رائے سے انکار (India's refusal to Hold Plebiscite)

- ان ابتدائی مسائل کے طے ہو جانے کے بعد توقع کی جا رہی تھی کہ اقوامِ متحدہ اپنی زیرِ نگرانی کشمیر میں استصوابِ رائے کا

Web version not for sale

بندوبست کرے گا۔ اقوامِ متحدہ نے اس سمت کچھ کوششیں بھی کیں لیکن اس معاملے میں بھارت کی طرف سے کوئی پیش رفت نہ ہوئی۔ اس نے کشمیر میں آزادانہ استصواب رائے کی راہ میں مشکلات کھڑی کرنا شروع کر دیں۔

- بھارت کو علم تھا کہ کشمیر کے عوام پاکستان ہی کے حق میں ووٹ دیں گے، لہٰذا اس نے کشمیر میں اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لیے تمام عہدوں پر اپنے لوگوں کو مقرر کرنا شروع کر دیا۔ وہاں کثیر تعداد میں فوج متعین کر دی۔ اس طرح صورتِ حال قابو میں لانے کے لیے بھارت نے کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ قرار دیتے ہوئے استصوابِ رائے سے صاف انکار کر دیا۔

اقوامِ متحدہ کے نمائندے کی آمد (The arrival of the UN Envoy)

- سلامتی کونسل نے اپنی منظور کردہ قرارداد پر عمل درآمد کرانے کے لیے کئی کوششیں کیں، تاکہ بھارت کو استصوابِ رائے پر آمادہ کیا جا سکے، جس کو خود بھارت تسلیم کر چکا تھا۔
- اس مقصد کے لیے 1957ء میں اقوامِ متحدہ نے ایک نمائندے کو مسئلہ کشمیر کا جائزہ لینے کی غرض سے بھارت اور پاکستان بھیجا۔ سلامتی کونسل کے اس نمائندے کو پاکستان نے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی، لیکن بھارت نے قرارداد پر عمل درآمد کے سلسلے میں کسی قسم کے تعاون سے صاف انکار کر دیا۔ وہ آج تک سلامتی کونسل کی کسی قرارداد پر عمل درآمد کے لیے آمادہ نہیں ہوا۔ اس نے اپنے اس وعدے کو بھلا دیا ہے جو اس نے سلامتی کونسل اور کشمیر کے عوام سے کیا تھا۔

مسئلہ کشمیر سے حوالے سے اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کے اجلاس کا ایک منظر

موجودہ صورتِ حال (Current Situation)

- مسئلہ کشمیر، پاکستان اور بھارت کے درمیان دیرینہ حل طلب تنازع ہے۔ کشمیر کے معاملے پر پاکستان اور بھارت کے مابین کئی جنگیں بھی ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ آئے دن مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کی سرحد، جسے لائن آف کنٹرول کہا جاتا ہے، پر بھی گولہ باری کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ جس میں اکثر شہری آبادی نشانہ بنتی رہی ہے۔
- مسئلہ کشمیر اب بھی جوں کا توں ہے جو عالمی امن کے لیے خطرہ ہے۔ عالمی امن برقرار رکھنے کے لیے اس کا حل ناگزیر ہے۔

پاکستان کے وسط ایشیا کے ممالک کے ساتھ تعلقات
(Pakistan's Relations with Central Asian Countries)

- 1991ء میں سابق سوویت یونین (روس) کی شکست وریخت (Dissolution) کے بعد وسط ایشیا کے مسلم ممالک قازقستان (Kazakhstan)، کرغزستان (Kyrgyzstan)، تاجکستان (Tajikistan)، ترکمانستان (Turkmenistan)، اور ازبکستان (Uzbekistan) وغیرہ وجود میں آئے۔
- پاکستان نے ان ممالک کے ساتھ تعلقات قائم کر کے اپنے خارجہ تعلقات کو فروغ دیا۔ ان تعلقات کو اقتصادی تعاون کی تنظیم کے ذریعے سے مزید فروغ حاصل ہوا۔ پاکستان کے ان ممالک کے ساتھ تعلقات نہ صرف مذہبی بنیادوں پر ہیں، بلکہ موجودہ دور میں مفادات کا بھی تقاضا ہے کہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔
- ان ریاستوں کے پاس ساحلِ سمندر نہیں ہے جو کہ بین الاقوامی تجارت کے لیے ضروری ہے۔ انھیں یہ سہولت پاکستان فراہم کرتا ہے۔ ان ریاستوں کے پاس توانائی کے وسائل اور معدنیات ہیں، جن کی پاکستان کو ضرورت ہے۔ کوئلہ، قدرتی گیس اور تیل اس خطّے کے کئی علاقوں سے نکالے جاتے ہیں۔
- اس خطّے کے عوام کی اکثریت کا ذریعہ معاش چوں کہ زراعت ہے، اس لیے بیشتر آبادی دریائی وادیوں اور نخلستانوں میں رہتی ہے۔ زراعت کا شعبہ غذا اور پارچہ بافی کی صنعت کے علاوہ چمڑے کی صنعت کے لیے بھی خام مال فراہم کرتا ہے۔ یہ خطّہ اپنے رنگین روایتی قالینوں کے باعث بھی عالمی شہرت رکھتا ہے۔ مستقبل میں امکان ہے کہ ان ریاستوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات میں مزید اضافہ ہوگا۔

اسلامی کانفرنس کی تنظیم (O.I.C) اور پاکستان
(Organization of Islamic Conference and Pakistan)

- پاکستان نے اسلامی کانفرنس کی تنظیم (O.I.C) کے اجلاسوں میں اسلامی ممالک کے اتحاد، ہم آہنگی اور تعاون کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ مسلمانوں کے حق میں اٹھنے والی تحریکوں کا ساتھ دیا ہے اور اپنے موقف پر کھل کر اقوامِ متحدہ میں بات کی ہے۔

اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا دفتر جدہ (سعودی عرب)

- 1969ء میں جب اسرائیلیوں نے مسجدِ اقصیٰ کو آگ لگائی تو دنیا بھر کے مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ اس کے بعد مسلم ممالک کے نمائندے مراکش کے شہر رباط میں اکٹھے ہوئے۔ اس اجلاس میں پاکستان نے اسلامی کانفرنس کے نام سے ایک مستقل تنظیم کی تشکیل کی تجویز پیش کی، جس کی تمام اسلامی ممالک نے حمایت کی۔ اس طرح 1969ء میں اسلامی کانفرنس کی تنظیم (O.I.C) کا قیام عمل میں آیا۔ اس کا صدر دفتر جدہ (سعودی عرب) میں ہے۔

Web version of PCTB Not for Sale

- 1969ء میں مراکش کے شہر رباط میں اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا پہلا اجلاس منعقد ہوا تو پاکستان نے اس کی کارروائی میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس 1974ء میں لاہور میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں پاکستان نے میزبانی کے فرائض ادا کیے۔
- اس کانفرنس کو منعقد کرنے میں ذوالفقار علی بھٹو، شاہ فیصل، معمر قذافی، حافظ الاسد، شیخ زید بن سلطان اور انور سادات نے مرکزی کردار ادا کیا۔ لاہور کے تاریخی شہر میں 40 اسلامی ممالک کے نمائندوں کے علاوہ مؤتمرِ عالمِ اسلامی (World Muslim Congress)، تحریکِ آزادیِ فلسطین اور عرب لیگ کے وفود نے شرکت کی۔
- پاکستان کی حکومت اور عوام نے بڑے جذباتی انداز میں اپنی ذمے داریاں نبھائیں۔ پاکستان نے کانفرنس میں فلسطینی عوام کی آزادی اور خود مختاری کے حق میں قرارداد پیش کی، جسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔
- پاکستان نے 1969ء سے تاحال اسلامی کانفرنس کے تمام اجلاسوں میں شرکت کی۔ اسلامی دنیا کے اتحاد اور مسلم ریاستوں کے مسائل کے حل کے لیے پاکستان نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔
- اسلامی کانفرنس کی کامیابی، مسلم اُمّہ کے اتحاد کے لیے پاکستان کی خدمات اور اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات کے قیام کے لیے پاکستان کی طرف سے کیے جانے والے اقدامات کا پوری اسلامی برادری اعتراف کرتی ہے۔

ذیل میں پاکستان کے اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے ممالک کے ساتھ تعلقات کا جائزہ لیا گیا ہے:۔

پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات (Pakistan's Relations with Saudi Arabia)

- ابتدا ہی سے پاکستان کے سعودی عرب کے ساتھ قریبی تعلقات قائم ہیں۔ سعودی عرب نے بھی ہمیشہ پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ شاہ فیصل پاکستان کو اپنا دوسرا گھر قرار دیا کرتے تھے۔ سعودی عرب نے بین الاقوامی سیاست میں ہمیشہ پاکستانی مؤقف کی تائید کی ہے۔ اسلام آباد کی فیصل مسجد سعودی عرب کے ساتھ پاکستانی عوام کے تعلقات کی مظہر ہے۔
- سعودی عرب نے مسئلہ کشمیر پر ہمیشہ پاکستانی مؤقف کی حمایت اور کشمیری مسلمانوں کے حق خود ارادیت کے لیے آواز اُٹھائی ہے۔ تمام بین الاقوامی معاملات پر دونوں ریاستوں کے مؤقف میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ دورِ حاضر میں بھی پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان برادرانہ تعلقات ہیں۔

پاکستان کے انڈونیشیا اور ملائیشیا کے ساتھ تعلقات (Pakistan's Relations with Indonesia and Malaysia)

- پاکستان کے انڈونیشیا اور ملائیشیا کے ساتھ بھی قریبی برادرانہ تعلقات ہیں۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا جنوب مشرقی ایشیا میں واقع اسلامی ممالک ہیں۔ آبادی کے اعتبار سے انڈونیشیا دنیا کا سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ ان ممالک کو دفاع اور ثقافت سمیت دیگر شعبوں میں بھی ایک دوسرے کا بھرپور تعاون حاصل ہے۔
- پاکستان کی ان ممالک کے ساتھ ترجیحی تجارتی معاہدوں کے بعد اب دوطرفہ تجارت بڑھ کر 3 ارب ڈالر سے تجاوز کر چکی ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ ممالک نہ صرف دیرینہ دوست ہیں، بلکہ معیشت کے حوالے سے بھی پاکستان کے بہترین شراکت دار ہیں۔

Web version of PCTB Not for Sale

پاکستان کے ایران کے ساتھ تعلقات (Pakistan's Relations with Iran)

- ایران کے پاکستان کے ساتھ برادرانہ تعلقات ہیں۔ ایران پہلا ملک تھا جس نے پاکستان کو تسلیم کیا۔ ایران اور پاکستان کے برادرانہ تعلقات صدیوں پرانے تاریخی، تہذیبی، مذہبی اور ثقافتی رشتوں پر استوار ہیں۔ قریباً 909 کلومیٹر لمبی مشترکہ سرحد نے بھی دونوں ممالک کو ہمسائیگی کے رشتوں کی لڑی میں پرو کر رکھا ہوا ہے۔
- پاکستان نے ایران میں آنے والے 1979ء کے اسلامی انقلاب کی حمایت کی۔ ایران کا کشمیر کے موقف پر پاکستان کا بھرپور ساتھ دینا بھی دونوں ممالک کو قریب لانے میں مددگار ثابت ہوا ہے۔ پاکستان اور ایران کی سلامتی اور ترقی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے۔
- دونوں ممالک معاشی ترقی کے لیے دہشت گردی اور توانائی بحران سے مشترکہ طور پر نمٹنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ ایران بھی سی پیک (CPEC) کے ذریعے سے چین اور سنٹرل ایشیا کے ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات میں دل چسپی رکھتا ہے۔

پاکستان کے ترکی کے ساتھ تعلقات (Pakistan's Relations with Turkey)

- ترکی اور پاکستان کے درمیان گہرے، لازوال اور بے مثال تعلقات دونوں ممالک کے عوام کے لیے ایک ایسا اثاثہ ہیں جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ موجودہ دور میں اس قسم کے تعلقات کی دنیا میں کہیں بھی نظیر نہیں ملتی۔ یہ دونوں ممالک یک جان دو قالب ہیں۔
- دنیا میں ترکی ایسا ملک ہے، جہاں پاکستان اور پاکستانی باشندوں کو اتنی عزت اور احترام حاصل ہے کہ پاکستانی یہاں پر اپنے پاکستانی ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔
- ترکی، پاکستان اور ایران نے مل کر ایک تنظیم علاقائی تعاون برائے ترقی یعنی آر سی ڈی 1964ء میں قائم کی تاہم 1979ء میں اس کی سرگرمیاں ختم ہو گئیں۔ اس کی جگہ 1985ء میں اقتصادی تعاون کی تنظیم یا ای سی او (ECO) قائم کی گئی۔
- 2005ء میں پاکستان میں شدید زلزلہ آیا تو ترک باشندوں نے دل کھول کر زلزلہ متاثرین کے لیے عطیات دیے۔ ترک ڈاکٹروں، نرسوں اور طبی عملے اور امدادی تنظیموں نے اپنے آرام و سکون کی پروا کیے بغیر زلزلے سے متاثرہ افراد کی دیکھ بھال اور مدد کی۔
- مسئلہ کشمیر کے حل میں مددگار ہونے اور بین الاقوامی پلیٹ فارم پر پاکستان کا بھرپور ساتھ دینے کے لحاظ سے شاید ہی کسی اور ملک نے پاکستان کی اس قدر کھل کر حمایت کی ہو، جس قدر ترکی نے کی ہے۔

پاکستان کے لیبیا، مصر اور شام کے ساتھ تعلقات

(Pakistan's Relations with Libya, Egypt and Syria)

- پاکستان نے لیبیا، مصر اور شام کے ساتھ ہمیشہ برادرانہ تعلقات کو فروغ دیا ہے۔ 1971ء کی پاک بھارت جنگ میں لیبیا، مصر اور شام نے پاکستان کے ساتھ بے حد ہمدردانہ رویہ رکھا۔ ان ممالک نے پاکستان کو مالی، اخلاقی اور سیاسی مدد دی، جس سے پاکستان اور ان ممالک کے عوام کے درمیان جذباتی لگاؤ مزید بڑھا۔
- پاکستان کی فوجی قوت بڑھانے میں بھی ان ممالک نے پاکستان کی کئی بار مدد کی ہے اور سرمایہ فراہم کیا، تاکہ اسلام کا قلعہ

Web version of PCTB
Not for Sale

پاکستان ایک مضبوط ملک بن سکے۔ 1974ء کی اسلامی سربراہی کانفرنس میں ان ممالک کے سربراہان نے شرکت کی اور پاکستانیوں سے اپنی محبت کا اظہار کیا۔ان ممالک نے اقوامِ متحدہ میں بھی پاکستان کا ساتھ دیا۔

- پاکستان نے بھی عرب اسرائیل جنگ میں ان ممالک کی ہرممکن مدد کی۔مسئلہ کشمیر پر بھی ان ممالک نے پاکستان کے موقف کی ہمیشہ حمایت کی ہے۔پاکستان اوران ممالک کے درمیان کئی زرعی، صنعتی اوردفاعی منصوبوں میں تعاون جاری ہے۔

پاکستان کے فلسطین کے ساتھ تعلقات (Pakistan's Relations with Palestine)

- 1948ءمیں مغربی ممالک کے ایما پر فلسطین کی سرزمین پر اسرائیل کے نام سے ایک ریاست قائم ہوئی۔فلسطینیوں کے لیے یہ بات تشویش ناک تھی،مگر اسرائیل نے اپنے علاقے پھیلانے شروع کر دیے۔مسلمان ممالک خصوصاً عرب ممالک فلسطین کے بچاؤ کے لیے سرگرمِ عمل ہو گئے۔
- کئی مرتبہ اسرائیل اورعربوں کے مابین باقاعدہ جنگ ہوئی،مگر عربوں کے درمیان اتحاد کی کمی اور دیگر وجوہات کی بنا پر عرب ممالک کامیاب نہ ہو سکے،اس طرح یروشلم سمیت اہم علاقے اسرائیل کے کنٹرول میں چلے گئے اور فلسطین کا مسئلہ ایک سنگین صورت اختیار کر گیا۔اب بھی اقوامِ متحدہ،اسلامی دنیا اور بڑی طاقتوں کی طرف سے آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے کوششیں جاری ہیں۔
- پاکستان نے فلسطین کے مسلمانوں کے حقوق کے لیے ہر عالمی فورم پر بات کی اور عالمی برادری کی توجہ اس مسئلے کی جانب دلائی۔ پاکستان ہمیشہ اس مسئلہ کے حل کے لیے کوشاں رہا ہے۔
- پاکستان نے آج تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا۔فلسطینیوں کے لیے اقوامِ متحدہ کے فنڈ میں پاکستان نے ہمیشہ خطیر رقم جمع کرائی۔عرب ممالک اوراسرائیل کے درمیان جنگوں میں پاکستان نے عربوں کی ہرممکن سیاسی اوراخلاقی مدد کی۔
- تنظیم آزادیِ فلسطین کو اسلامی سربراہی کانفرنس کی رکنیت دلانے میں پاکستان نے بنیادی کردار ادا کیا۔موجودہ فلسطینی ریاست کے ساتھ پاکستان کے بہترین تعلقات قائم ہیں اور پاکستان فلسطینیوں کے موقف کی مکمل حمایت کرتا ہے۔

پاکستان اور دیگر مسلم ممالک (Pakistan and other Muslim Countries)

- پاکستان تمام اسلامی ممالک سے قریبی تعلقات کی خواہش رکھتا ہے۔موجودہ دور میں پاکستان نے عالمی سیاست میں کسی بھی بلاک کا ساتھ دینے کے بجائے غیر جانب دارانہ طرزِعمل اپنا رکھا ہے۔
- پاکستان اسلامی ممالک سے اپنے دوطرفہ تعلقات ایسے استوار کر رہا ہے کہ وہ کسی تیسرے اسلامی ملک کے خلاف نہ ہوں۔ پاکستان کے اُردن،الجزائر،مراکش،تیونس،نائیجیریا،عراق،متحدہ عرب امارات،اومان اور لبنان وغیرہ کے ساتھ اچھے تجارتی اور تہذیبی تعلقات قائم ہیں۔
- دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمان آزادی کی جدوجہد کر رہے ہیں تو ان تحریکوں کو پاکستان کی مکمل حمایت حاصل ہے۔تمام اسلامی ممالک کو دفاعی لحاظ سے مضبوط بنانے میں بھی پاکستان نے ہرممکن مدد فراہم کی ہے۔پاکستان نے عالمِ اسلام کے اتحاد کی کوششوں میں ہمیشہ مثبت کردار ادا کیا ہے۔

Web version of PCTB Not for sale

کیا آپ جانتے ہیں؟

اقتصادی تعاون کی تنظیم یا ای سی او میں 10 ایشیائی ممالک پاکستان، ایران، ترکی، افغانستان، آذربائیجان، قازقستان، کرغزستان، تاجکستان، ترکمانستان اور ازبکستان شامل ہیں۔ ای سی او کا صدر دفتر ایران کے دارالحکومت تہران میں واقع ہے۔ اس تنظیم کا مقصد یورپی اقتصادی اتحاد (European Union) کی طرح اشیا اور خدمات کے لیے واحد مارکیٹ تشکیل دینا ہے۔

پاکستان کے سارک ممالک کے ساتھ تعلقات
(Pakistan's Relations with SAARC Countries)

سارک (South Asian Association for Regional Cooperation-SAARC) جنوبی ایشیا کے ممالک کی تنظیم برائے علاقائی تعاون ہے۔ اس کا قیام 1985ء میں عمل میں آیا۔ اس تنظیم میں آٹھ ممالک، پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال، مالدیپ، بھوٹان اور افغانستان شامل ہیں۔ سارک تنظیم کے درج ذیل مقاصد ہیں:

i- ایک دوسرے کے مسائل کو سمجھنا اور باہمی اعتماد سازی کے لیے اقدامات کرنا۔

ii- جنوبی ایشیا کے ممالک کے درمیان اجتماعی خودانحصاری کو بڑھانا اور مضبوط کرنا۔ رکن ممالک کے درمیان معاشی، ثقافتی، ٹیکنالوجی اور سائنسی میدان میں باہمی تعاون اور مدد کو فروغ دینا۔

iii- باہمی دل چسپی کے موضوعات پر بین الاقوامی سطح پر یکساں موقف اختیار کرنا۔ بین الاقوامی اور علاقائی تعاون کی تنظیموں کے ساتھ تعاون کرنا۔

پاکستان کے سارک ممالک کے ساتھ تعلقات ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

(i) پاکستان اور بھارت (Pakistan and India)

- بھارت، پاکستان کے مشرق میں واقع ہے۔ اس کا دارالحکومت دہلی ہے اور اس میں پارلیمانی نظام رائج ہے۔ جنوبی ایشیا کی علاقائی تعاون کی تنظیم ''سارک'' کے دائرہ میں دونوں ممالک میں تعاون بڑھانے کی کئی کوششیں کی گئیں۔ پاکستان نے ہمیشہ اختلافی امور کو مذاکرات کے ذریعے سے حل کرنے پر زور دیا۔
- پاکستان اور بھارت کے تعلقات ہمیشہ ہی سے اتار چڑھاؤ کا شکار رہے ہیں جس کی وجہ سے دوطرفہ تعلقات کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکل سکا۔ پاکستان ہمیشہ سے اختلافی امور کو حل کرنے کے لیے بھارت کو مذاکرات کی دعوت دیتا رہا ہے لیکن بھارت ہمیشہ نظرانداز کرتا رہا ہے۔
- 1988ء میں ''سارک'' کانفرنس کے موقع پر پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کو ملنے کا موقع ملا، جس میں ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ اس معاہدے کے مطابق دونوں ممالک ایک دوسرے کے جوہری مراکز پر حملہ نہ کرنے کے پابند ہوئے۔
- سارک تنظیم کے تحت 1990ء کے بعد پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کچھ بہتری ہوئی۔ باہمی تجارت اور لوگوں کی آمدورفت بڑھی۔ یہ تعلقات بھی ایک حد سے آگے نہ بڑھ سکے۔
- جنوری 2004ء میں سارک کانفرنس (اسلام آباد) کے دوران میں صدرِ پاکستان اور بھارت کے وزیرِ اعظم کے درمیان مذاکرات ہوئے اور کئی سمجھوتے طے پائے اور باہمی مسائل کو حل کرنے کے لیے مذاکرات جاری رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا۔

Web version of PCTB Not for sale

- مسئلہ کشمیر دونوں ممالک کے مابین کشیدہ تعلقات کی بنیادی وجہ ہے۔ بھارت مسئلہ کشمیر کو منصفانہ طور پر حل نہیں کرنا چاہتا۔ پاکستان اب بھی اپنے اس منصفانہ موقف پر قائم ہے کہ مسئلہ کشمیر اقوامِ متحدہ کی منظور کی ہوئی قراردادوں کے مطابق مظلوم کشمیریوں کی رائے کے ذریعے سے حل کیا جائے۔
- سارک کے رکن ممالک نے پاکستان اور بھارت کے مابین مسئلہ کشمیر اور پانی جیسے بنیادی تنازعے کے حل میں ہمیشہ موثر کردار ادا کیا ہے، لیکن بھارت ہمیشہ رکاوٹوں کا باعث بنا ہے، جس سے یہ مسئلہ ابھی تک حل طلب ہے اور دونوں ممالک کے تعلقات میں بڑی رکاوٹ ہے۔

(ii) پاکستان اور بنگلہ دیش (Pakistan and Bangladesh)

- 1985ء میں سارک کا پہلا سربراہی اجلاس اور 1993ء میں سارک کا ساتواں سربراہی اجلاس بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ میں منعقد ہوا۔ ان اجلاسوں میں سارک ممالک کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے لیے بہت سے اقدامات اٹھائے گئے۔
- 1993ء میں پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان ٹریکٹروں کا ایک معاہدہ طے پایا، جس کی رو سے پاکستان نے بنگلہ دیش کو ٹریکٹر فراہم کیے۔
- 2005ء میں سارک کی تیرھویں سربراہی کانفرنس ڈھاکہ میں منعقد ہوئی، جس میں بنگلہ دیش کی وزیرِ اعظم خالدہ ضیا کو اگلے سال کے لیے سارک کا چیئرپرسن منتخب کیا گیا۔ اس اجلاس میں پاکستان نے متنازعہ امور کو حل کرنے پر زور دیا اور علاقائی تعاون اور ترقّی کے لیے کشمیر کے مسئلے کے حل کو ناگزیر قرار دیا۔
- بنگلہ دیش سے ہمارے اچھے تعلقات ہیں، لیکن ان تعلقات میں اُتار چڑھاؤ آتے رہے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان تعلقات میں بہتری آ رہی ہے۔ پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان تجارتی تعلقات بھی قائم ہیں۔ دونوں ممالک کے تجارتی حجم میں بھی آہستہ آہستہ اضافہ ہو رہا ہے۔

(iii) پاکستان اور سری لنکا (Pakistan and Sri Lanka)

- پاکستان اور سری لنکا کے درمیان تجارتی تعلقات کافی مضبوط ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان کھیلوں کے مقابلے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ سارک کا چھٹا سربراہی اجلاس 1991ء میں سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ایشیا میں تخریب کاری اور تشدد کے بڑھتے ہوئے رجحانات پر قابو پانے کے لیے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔
- پاکستان کے وزیرِ اعظم میاں محمد نواز شریف نے اس خطّے میں پائیدار امن کے قیام، اقوامِ متحدہ کے چارٹر کی پابندی اور ایٹمی ہتھیاروں کے خاتمے کی تجاویز دیں۔
- 1998ء میں سارک کا دسواں سربراہی اجلاس سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں بھارت کے وزیرِ اعظم اٹل بہاری واجپائی اور میاں محمد نواز شریف کے درمیان ملاقات ہوئی، جس کی بنا پر واجپائی نے لاہور کا دورہ کیا۔ سارک ممالک نے غربت کے خاتمے اور باہمی تعاون کو فروغ دینے پر زور دیا۔
- پاکستان اور سری لنکا کے تعلقات میں کافی گرم جوشی پائی جاتی ہے اور دونوں ممالک کے درمیان تجارتی تعلقات کافی مضبوط ہیں۔ پاکستان نے سری لنکا کو تامل ٹائیگرز کے خلاف خانہ جنگی میں جنگی سامان اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے آلات فراہم کیے۔

Web version of PCTB
Not for sale

- 2016ء کے شروع میں وزیرِ اعظم پاکستان نے سری لنکا کا دورہ کیا۔ اس دوران میں دونوں ممالک کے درمیان دفاع، سلامتی، انسدادِ دہشت گردی، تجارت اور سائنس و ٹیکنالوجی کے شعبوں سے متعلق کئی معاہدوں اور مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط ہوئے۔
- پاکستان اور سری لنکا کے درمیان انتہائی قریبی تعلقات ہیں، دونوں ممالک ایک دوسرے کی سالمیت کا نہ صرف احترام کرتے ہیں، بلکہ ایشیا میں امن کے حوالے سے یکساں موقف بھی رکھتے ہیں۔

(iv) پاکستان اور نیپال (Pakistan and Nepal)

- سارک کے حوالے سے پاکستان کے نیپال سے تجارتی تعلقات کافی حوصلہ افزا ہیں اور مختلف وفود کے تبادلے ہوتے رہتے ہیں۔ پاکستان اور نیپال کے مشترکہ اقتصادی کمیشن کے قیام کا معاہدہ 1983ء میں طے پایا۔ دونوں ممالک نے تجارت، زراعت اور سیاحت کے علاوہ توانائی کے شعبے میں معلومات کے تبادلے سمیت اہم پیش رفت کی ہے۔
- دونوں ممالک متعدد علاقائی اور عالمی مسائل پر یکساں موقف رکھتے ہیں۔ پاکستان نیپال کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات کو بڑھانے کا خواہاں ہے اور تجارتی اور اقتصادی شعبوں میں تعاون کے نئے راستے تلاش کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت دونوں ممالک کے درمیان تجارت، زراعت، تعلیم، توانائی، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور دیگر شعبوں میں تعاون جاری ہے۔
- پاکستان اور نیپال کے قریبی اور دوستانہ تعلقات کو اقتصادی اور تجارتی تعاون میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ دوطرفہ تجارت کو وسعت دینے کے لیے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔

(v) پاکستان اور جمہوریہ مالدیپ (Pakistan and Republic of Maldives)

مالدیپ کے جزائر کا خوب صورت منظر

- جمہوریہ مالدیپ اگرچہ ایک چھوٹا ملک ہے مگر اس کا خوبصورت محلِ وقوع اور بحرِ ہند اور بحیرہ عرب کے سنگم پر واقع ہونا بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے ایک طرف بھارت اور دوسری طرف سری لنکا ہے۔ جمہوریہ مالدیپ کے حکمرانوں اور عوام کی پاکستان سے محبت اور علاقائی و عالمی امور پر یکساں موقف قابلِ تحسین ہے۔
- جمہوریہ مالدیپ کے پاکستان سے تعلقات ہمیشہ سے مثالی رہے ہیں۔ 1990ء میں سارک کی پانچویں سربراہی کانفرنس جمہوریہ مالدیپ کے دارالحکومت مالے میں منعقد ہوئی۔ جمہوریہ مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیوم نے میزبانی کے فرائض انجام دیے۔ پاکستانی وفد کی قیادت وزیرِ اعظم میاں محمد نواز شریف نے کی۔
- کویت سے عراق کی فوج کی واپسی اور سمگلنگ کی روک تھام پر زور دیا گیا۔ جمہوریہ مالدیپ کے عوام کا اہم پیشہ ماہی گیری ہے۔ یہاں سے گھونگھے اور سیپیاں اکٹھی کر کے دوسرے ممالک کو بھیجی جاتی ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جمہوریہ مالدیپ، جزائر پر مشتمل ایک ریاست ہے۔ یہاں قریباً 200 جزیرے ایسے ہیں، جن پر انسانی آبادی موجود ہے۔ مالدیپ کا دارالحکومت مالے ہے جہاں پورے ملک کی 80 فی صد آبادی قیام پذیر ہے۔

Web Version of PCTB Not for sale

- 2015ء میں مالدیپ کے صدر عبداللہ یامین عبدالقیوم نے پاکستان کا دورہ کیا۔ اس دوران میں دونوں ممالک کے درمیان کئی معاہدات ہوئے، جن میں منشیات کی سمگلنگ کی روک تھام، کھیل، صحت، تجارت اور تعلیم کے شعبے وغیرہ شامل تھے۔
- موجودہ دور میں مالدیپ، پاکستان کی انوسٹمنٹ فرینڈلی پالیسی سے بدلتے ہوئے اقتصادی حالات اور پاک مالدیپ دوستی سے استفادہ کر سکتا ہے، جب کہ مختلف اقتصادی اور سماجی شعبوں میں دونوں ممالک ایک دوسرے کے ساتھ خیر سگالی کے جذبات کے ساتھ مزید آگے بڑھ سکتے ہیں۔

(vi) پاکستان اور بھوٹان (Pakistan and Bhutan)

- پاکستان کے بھوٹان کے ساتھ کافی قریبی تعلقات استوار ہو چکے ہیں۔ اس کے دارالحکومت کا نام تھمفو (Thimphu) ہے جو کہ دریائے تھمفو کے کنارے آباد ہے۔
- بھیڑ بکریاں پالنا یہاں کے لوگوں کا ایک اہم پیشہ ہے۔ خواتین کڑھائی کا کام گھروں میں بیٹھ کر کرتی ہیں۔ یہاں مربّہ جات بنانے کی بھی کافی فیکٹریاں ہیں۔ بھوٹان کی سرکاری زبان "ذونگا" (Dzongkha) ہے۔ زیادہ تر عوام کا مذہب بُدھ مت ہے۔
- دونوں ممالک کے درمیان وفود کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ 2004ء میں اسلام آباد میں ہونے والی سارک کانفرنس میں بھوٹان نے شرکت کی۔ اسی سال پاکستان کے وزیرِ اعظم شوکت عزیز نے اپنے وفد کے ساتھ بھوٹان کا سرکاری دورہ کیا اور باہمی دل چسپی کے کئی امور پر بات چیت کی۔ بھوٹان نے سارک کی سرگرمیوں میں ہمیشہ اہم کردار ادا کیا ہے۔
- مارچ 2011ء میں بھوٹان کے وزیرِ اعظم نے پاکستان کا دورہ کیا اور پاکستان کے وزیرِ اعظم یوسف رضا گیلانی سے دوطرفہ تعلقات پر بات چیت کی۔ اس دوران میں اقتصادی ترقّی، سرمایہ کاری، تجارت، تعلیم اور ثقافت کے حوالے سے مختلف یادداشتوں پر دستخط کیے گئے۔
- بھوٹان کے لیے پاکستان کی اہم برآمدات میں کپاس کی گانٹھیں، ٹیکسٹائلز کی اشیا، کھیلوں کا سامان اور چمڑے سے بنی ہوئی اشیا وغیرہ شامل ہیں۔ بھوٹان سے پاکستان کی اہم درآمدات میں پٹ سن، ربڑ، بیجوں کا تیل اور مختلف کیمیکلز شامل ہیں۔

(vii) پاکستان اور افغانستان (Pakistan and Afghanistan)

- جنوبی ایشیائی علاقائی تعاون کی تنظیم (سارک) نے افغانستان کو 2007ء میں اپنا رکن بنایا تھا۔ اس تنظیم کے جھنڈے تلے پاکستان اور افغانستان نے امن، استحکام، ہم آہنگی اور اس خِطّے کی ترقّی کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔
- دونوں ممالک، خودمختاری اور برابری کے اصولوں، علاقائی سالمیت، قومی آزادی، طاقت کا استعمال نہ کرنے اور تمام مسائل کا پُرامن حل ڈھونڈنے کے حامی ہیں۔
- افغانستان نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے پاکستان کی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ سارک کے ذریعے سے دونوں ممالک کے معاشی اور تجارتی تعلقات بہتر ہوئے ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان سماجی، ثقافتی اور کھیلوں سے متعلق تقاریب کے انعقاد سے تعاون بڑھا ہے۔
- پاکستان اور افغانستان کے سیاسی تعلقات دونوں ممالک کی تجارت کے فروغ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ پاکستان نے افغانستان کے ساتھ بہت سے شعبوں میں معاہدے کیے ہیں، جن میں تجارت، اقتصادی ترقّی اور تعاون سمیت دیگر اہم شعبے شامل ہیں۔

Web version of PCTB Not for Sale

پاکستان کے بڑی طاقتوں کے ساتھ تعلقات
(Pakistan's Relations with major world powers)

پاکستان اپنی جغرافیائی اور سیاسی اہمیت کی بنیاد پر عالمی سیاست میں خصوصی مقام رکھتا ہے، اسی لیے عالمی سیاست میں پاکستان کا کردار ہمیشہ فعال رہا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عالمی سیاست میں پاکستان کی اہمیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بڑی طاقتوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:۔

ریاست ہائے متحدہ امریکا (United States of America)

- پاکستان اور امریکا کے تعلقات کی بنیاد قومی سلامتی اور قومی مفادات کا تحفظ ہے۔ پاک امریکا تعلقات کی ابتدا اُس وقت ہوئی، جب امریکی صدر ٹرومین نے پاکستانی وزیرِ اعظم لیاقت علی خاں کو امریکی دورے کی دعوت دی، جسے انھوں نے قبول کر لیا۔ لیاقت علی خاں نے 1950ء میں امریکا میں اپنے خطابات کے ذریعے سے پاکستان کے قیام کے مقاصد بیان کرنے کے علاوہ پاکستان کی ترقّی کی ضروریات بھی بیان کیں۔ ان کا یہ دورہ کامیاب رہا۔ امریکا نے پاکستان کو فوجی اور معاشی امداد دی، جس سے پاکستان کی تعمیر و ترقّی کے سفر میں مدد ملی۔
- 1954ء میں پاکستان نے امریکا اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ دفاعی معاہدے سیٹو پر دستخط کیے اور 1955ء میں پاکستان معاہدہ بغداد میں بھی امریکا کے ساتھ اتحادی بن گیا۔ یہ معاہدہ بعد میں سینٹو کہلایا۔
- ان معاہدوں کی وجہ سے پاکستان کو فوجی اور معاشی امداد ملی۔ اس سے پاکستان کی دفاعی صلاحیتوں میں اضافہ ہوا مگر 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں امریکا نے پاکستان کی امداد بند کر دی۔ اس کٹھن وقت میں چین، ایران اور سعودی عرب نے پاکستان کا ساتھ دیا۔ 1968ء میں امریکا کے ساتھ پاکستان کے تعلقات بہتر ہوئے، جو کہ 1970ء تک جاری رہے۔
- 1971ء میں جب بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو امریکا نے خود کو اس سے الگ کر کے پاکستان کا ساتھ نہ دیا، جب کہ روس نے بھارت کا ساتھ دیا۔ روس نے جب افغانستان پر حملہ کیا تو لاکھوں مہاجرین پاکستان آئے۔ اس موقع پر امریکا اور مغربی طاقتوں نے پاکستان کے ساتھ مل کر افغان عوام کی مدد کی اور روس کو افغانستان سے واپس جانا پڑا۔
- 11 ستمبر 2001ء میں امریکا میں ہونے والی دہشت گردی کے واقعات کے بعد امریکا نے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ اس جنگ میں پاکستان نے امریکا کا ساتھ دیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان اور امریکا کے تعلقات مزید بہتری کی طرف گامزن ہوئے۔

روس (Russia)

- جغرافیائی طور پر روس پاکستان کے قریب ہے، مگر پاکستان کے امریکا کے ساتھ دفاعی معاہدوں میں شرکت کے باعث روس کے ساتھ تعلقات میں گرم جوشی نہیں آسکی اور روس کے تعلقات بھارت سے استوار ہوتے چلے گئے۔
- روس نے بھارت کی تعمیر و ترقّی میں قابلِ ذکر کردار ادا کیا، جس کی وجہ سے پاکستان اور روس کے درمیان تعلقات میں بہتری نہ آسکی۔ 1956ء میں روس کے نائب وزیرِ اعظم نے پاکستان کا دورہ کیا جس میں پاکستان کو صنعت اور معیشت کی ترقّی کے لیے

Web version of PCTB Not for Sale

امداد کی پیش کش کی۔

- 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد روس نے تاشقند کے مقام پر بھارت اور پاکستان کے درمیان معاہدہ کرا کے جنگی قیدیوں کی واپسی اور علاقوں پر قبضے کا مسئلہ حل کرایا۔ روس نے بھارت کی مدد جاری رکھی۔
- 1971ء کی پاک بھارت جنگ میں بھارت کو روس کی مدد حاصل تھی، جب کہ امریکا نے پاکستان کا ساتھ نہ دیا، اس طرح مشرقی پاکستان کے محاذ پر پاکستان کو کامیابی حاصل نہ ہوئی اور بنگلہ دیش معرضِ وجود میں آیا۔
- ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں روس کے ساتھ پاکستان کے تعلقات میں بہتری آئی۔ اسی دور میں کراچی میں روس کے تعاون سے سٹیل مل لگائی گئی جو کہ پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی رہی۔
- پاک روس تعلقات میں پاکستان کے امریکا کے ساتھ تعلقات کے باعث سرد مہری رہی۔ روس کے افغانستان پر قبضے کے بعد تو پاکستان اور روس کے تعلقات میں مزید بگاڑ پیدا ہو گیا۔ پاکستان نے کھل کر روسی قبضے کی مخالفت کی اور امریکا اور مغربی ممالک کے تعاون سے افغان عوام کی مدد کی۔
- افغان جنگ میں روس کو ناکامی ہوئی اور افغان جنگ کے بعد روس ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور پاکستان کے اس شکست و ریخت سے وجود میں آنے والی ریاستوں، مثلاً: ازبکستان، کرغزستان، تاجکستان، ترکمانستان وغیرہ سے اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کے تحت تعلقات قائم ہوئے۔ روس کا عالمی سیاست میں کردار نسبتاً کم ہو گیا۔ یوں امریکا کی برتری قائم ہو گئی۔
- موجودہ حالات میں پاکستان اور روس کے درمیان تعلقات میں کافی حد تک بہتری آ رہی ہے۔ پاک روس مشترکہ فوجی مشقیں اچھے تعلقات کی نئی امید پیدا کر رہی ہیں۔

برطانیہ (Great Britain)

- برطانیہ اور پاکستان کے درمیان تعلقات قیامِ پاکستان سے قبل تحریکِ پاکستان کے زمانے سے ہیں۔ تقسیمِ ہند کے بعد پاکستان نے ہمیشہ کوشش کی کہ برطانیہ کے ساتھ قریبی تعاون کو برقرار رکھا جائے۔
- دوسری جنگِ عظیم کے اثرات کے باعث برطانیہ اس قابل نہیں رہا تھا کہ وہ پاکستان کی تعمیر و ترقی میں فعال کردار ادا کر سکتا۔ تاہم برطانیہ نے دولتِ مشترکہ (Commonwealth) ریاستوں کی تنظیم کے ذریعے سے پاکستان کو مالی اور فوجی امداد فراہم کی۔
- برطانیہ کے ساتھ پاکستانی تجارت کا حجم بھی زیادہ نہ بڑھ سکا۔ اس کے برعکس برطانیہ نے بھارت کے ساتھ تعلقات کو زیادہ فروغ دیا۔
- پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے مسئلے پر بھی برطانیہ کے ساتھ اختلافات رہے۔ برطانیہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی مخالفت کرتا رہا، مگر پاکستان نے اپنے قومی مفادات کی خاطر اپنے ایٹمی پروگرام کو جاری رکھا۔
- موجودہ دور میں برطانیہ اور پاکستان کے درمیان تعلقات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تعلیم کے فروغ، سماجی شعبے کی ترقّی، معاشی ڈھانچے کی بہتری کے لیے سرمایہ کاری میں اضافہ، غربت کے مسئلے سے نمٹنا، توانائی کے بحران، شہریوں کے تحفظ اور ان کی سیکورٹی اور معاشرے میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے کئی معاہدے ہو چکے ہیں۔

Web version of PCTB Not for sale

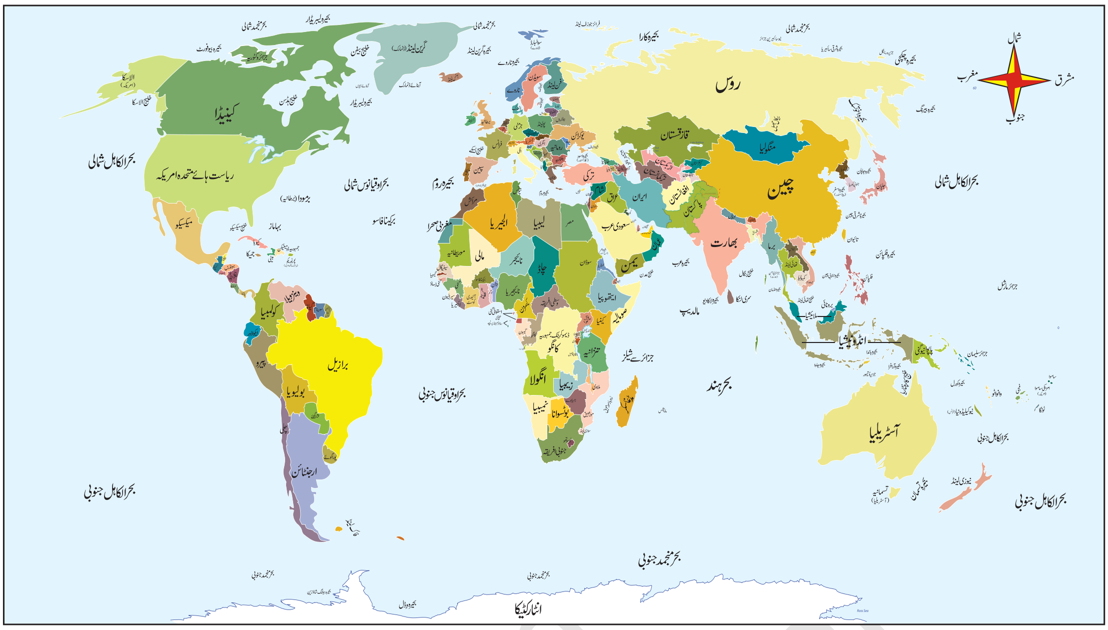

دنیا کا نقشہ ایک نظر میں

جاپان (Japan)

- جاپان نے پاکستان کی قومی تعمیر و ترقّی میں ہمیشہ فعال کردار ادا کیا ہے۔ دوسری جنگِ عظیم (اگست 1945ء) میں امریکا نے جاپان کے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر انھیں تباہ و برباد کر دیا، مگر جنگ میں ناکامی کے باوجود جاپانی قوم نے سخت محنت سے ترقّی کی منازل طے کی ہیں اور اس وقت اُسے دنیا کی طاقت ور معاشی قوت حاصل ہے۔ جاپان کی صنعتی ترقّی نے اُسے اس وقت دنیا میں اعلیٰ مقام دے رکھا ہے۔
- پاکستان اور جاپان کے درمیان 1952ء سے سفارتی تعلقات قائم ہیں۔ 1957ء میں جاپان اور پاکستان کے وزرائے اعظم نے ایک دوسرے کے ممالک کے دورے کیے، جن میں معاشی اور صنعتی تعاون کو فروغ دینے کے لیے معاہدے کیے گئے۔
- جاپان نے پاکستان کی صنعتی ترقّی کے لیے قابلِ ذکر معاونت کی۔ جاپان پاکستان کو قرضے فراہم کرنے والا ایک اہم ملک ہے۔ جاپان، پاکستان کی صنعتی ضروریات مثلاً بجلی کا سامان، صنعتی مشینری، کاریں، ٹرک، موٹر سائیکل، کیمیائی مادے اور کیمیکل مشینری اور بھاری صنعت وغیرہ کی تکمیل کے لیے معاونت کرتا رہا ہے۔ اس طرح جاپان اور پاکستان کے درمیان تجارت کا حجم بڑھتا چلا گیا۔
- جاپان نے بلوچستان کی پسماندگی دور کرنے کے لیے بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی خضدار کے لیے جدید مشینری، گدو، سبی اور کوئٹہ کے درمیان بجلی کی سپلائی، پسنی میں ڈیزل پاور سٹیشن کا قیام، پاکستان میں زیرِ زمین پانی کی تلاش اور پینے کے صاف پانی کے منصوبے شروع کر کے مثبت کردار ادا کیا۔
- پاکستان کی معاشی ترقّی میں جاپان کا کردار کلیدی رہا ہے۔ اس لحاظ سے جاپان نے کسی بھی دوسرے ملک کی نسبت پاکستان کی زیادہ معاونت کی ہے۔

Web version Not for Sale

- جاپان کی سرکاری ایجنسی، جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (جائیکا) (Japan International Cooperation Agency-JICA) پاکستان میں تعلیم، صحّت، پینے کے پانی کی فراہمی اور نکاسیِ آب، ماحول، آب پاشی اور زراعت، ذرائع آمدورفت، توانائی اور قدرتی آفات سے بچاؤ وغیرہ کے شعبوں میں معاونت کر رہی ہے۔

یورپی یونین (European Union)

- یورپی یونین یورپی ممالک کی ایک تنظیم ہے۔ یورپی ممالک نے باہمی طور پر "ایک یورپ" کے تصور کے تحت یورپی یونین بنائی ہے۔
- پاکستان اور یورپی یونین کے تعلقات 1976ء میں قائم ہوئے۔ پاکستان کی معیشت یورپی یونین کے ساتھ مضبوط تجارتی تعلقات اور کئی دوسرے تجارتی معاہدوں کے ساتھ جڑی ہے۔
- وقت کا تقاضا ہے کہ یورپی یونین کے ممالک میں پاکستانی مفادات کا تحفظ اور ان کے ساتھ تعلقات کو مزید فروغ دیا جائے۔ یاد رہے کہ پاکستان نے فرانس، ہالینڈ، بیلجیم، برطانیہ اور سویڈن وغیرہ کے ساتھ انفرادی معاشی معاہدے بھی کیے۔
- پاکستان نے فرانس سے دفاعی ساز و سامان خریدنے کے لیے معاہدے کیے ہیں مگر ٹیکنالوجی کی منتقلی ممکن نہیں ہوئی، لہٰذا خود انحصاری حاصل نہیں کی جا سکی۔ پاکستان نے جرمنی کے ساتھ بھی کئی ایک معاشی و دفاعی معاہدے کیے ہیں، مگر ان کا حجم کم ہے۔
- پاکستان کے پاس سویڈن کے تیار کردہ بال بیرنگ اور دیگر صنعتی سامان آتا ہے، مگر یہاں بھی تجارت بڑی حد تک یک طرفہ ہے۔ ناروے کی کمپنی ٹیلی نارکا پاکستان میں موبائل فون کا نیٹ ورک کام کر رہا ہے۔

چین اور پاکستان کا اقتصادی راہداری منصوبہ
(China Pakistan Economic Corridor-CPEC)

- چین، پاکستان اقتصادی راہداری منصوبہ بہت بڑا تجارتی منصوبہ ہے، جس کا مقصد جنوب مغربی پاکستان سے چین کے شمال مغربی علاقے سنکیانگ تک گوادر بندرگاہ، ریلوے اور موٹروے کے ذریعے سے تیل اور گیس کی کم وقت میں ترسیل ہے۔ اقتصادی راہداری دونوں ممالک کے تعلقات میں مرکزی اہمیت کی حامل تصور کی جاتی ہے۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کے تحت بننے والی موٹروے کا ایک منظر

Web version of PCTB not for sale

- چین پاکستان کا اقتصادی راہ داری منصوبہ پاکستان اور پورے خطّے کے ممالک کی معیشت کے لیے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ منصوبہ مختلف خطّوں کو باہمی طور پر منسلک کر کے ترقّی وخوش حالی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ افغانستان میں قیامِ امن اور تعمیرِنو کے آغاز کے پیشِ نظر اس منصوبے کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ افغانستان میں امن کے نتیجہ میں گوادر بندرگاہ سے تجارت بڑھے گی۔
- پاکستان کی معیشت پر اس کے مثبت اثرات کی توقع کی جا رہی ہے۔ مستقبل کی ضروریات کے پیشِ نظر سی پیک کے تحت توانائی، سڑکوں، ریل، صنعت اور سیاحت وغیرہ کے شعبوں کو ترقّی ملے گی۔ ملک میں کاروباری سرگرمیاں تیز ہوں گی، معیشت مستحکم ہو گی، روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور غربت میں کمی لانے میں مدد ملے گی۔ ملکی معیشت کے مختلف شعبوں میں ترقّی کے لیے چین کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔

دنیا میں قیامِ امن کے لیے پاکستان کا کردار

(Pakistan's Contribution towards Peace Keeping in the World)

- پاکستان اقوامِ متحدہ کا رکن ہے۔ اقوامِ متحدہ کا قیام 24 اکتوبر 1945ء کو عمل میں آیا۔ پاکستان نے 30 ستمبر 1947ء کو اقوامِ متحدہ کی رکنیت حاصل کر لی اور اس کے ایک ذمہ دار رکن کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دیے ہیں۔
- پاکستان اقوامِ متحدہ کے منشور پر کاربند رہتے ہوئے اپنا عالمی کردار ادا کرتا ہے۔ بھارت کے ساتھ پاکستان کی کئی جنگوں میں سلامتی کونسل اور اقوامِ متحدہ کے کردار کو پاکستان نے تو تسلیم کیا، مگر بھارت نے نظر انداز کیا۔
- سلامتی کونسل نے 1949ء میں قرارداد منظور کی کہ کشمیر میں استصوابِ رائے کرایا جائے۔ کشمیریوں کو ان کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا جائے، مگر بھارت نے سلامتی کونسل کی قراردادوں کی پروا نہیں کی۔ پاکستان اقوامِ متحدہ کا ایک ذمہ دار رکن ہے۔ جب بھی اقوامِ متحدہ نے تقاضا کیا، اس نے اپنی افواج کی خدمات ''امن فوج'' کے طور پر فراہم کی ہیں۔
- پاکستانی افواج نے خلیجی ریاستوں، بوسنیا، سوڈان، کانگو اور دنیا کی دیگر ریاستوں میں امن فوج کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیے۔ افریقی ریاستوں میں جہاں حالات انتہائی سخت ہیں، پاکستانی افواج نے امن قائم کرنے میں اپنا کردار انتہائی مؤثر طور پر ادا کیا ہے۔ انھی خدمات کے اعتراف میں پاکستان کو کئی بار اقوامِ متحدہ کی مختلف کمیٹیوں کا سربراہ بھی بنایا جاتا رہا ہے۔
- پاکستان کو سلامتی کونسل کے غیر مستقل رکن کی حیثیت بھی حاصل رہی ہے۔ اقوامِ متحدہ میں پاکستان کا مستقل مندوب موجود ہوتا ہے جو اہم مسئلے پر اصولی مؤقف اختیار کرتے ہوئے پاکستان کی نمائندگی کرتا ہے۔
- پاکستان نے مسئلہ فلسطین پر اقوامِ متحدہ میں خصوصی کردار ادا کیا ہے۔ فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم کی جانب اقوامِ عالم کی توجہ دلائی ہے، تاکہ مسئلہ فلسطین حل کر کے فلسطینی مسلمانوں کے لیے آزاد و خودمختار ریاست قائم کی جائے۔ امریکا اور یورپی ریاستیں اسرائیل کی مددگار ہیں، اس لیے اقوامِ متحدہ کو یہ مسئلہ حل کرنے میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اقوامِ متحدہ میں اگرچہ اصولاً تمام ریاستوں کی حیثیت یکساں ہے، مگر عملی طور پر امریکا اور یورپی ریاستوں کو اقوامِ متحدہ میں خصوصی قوت حاصل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا میں مستقل امن کے لیے تمام عالمی طاقتیں اپنا کردار مثبت انداز میں ادا کریں۔

Web version of PCTB Not for Sale

کیا آپ جانتے ہیں؟

دنیا کی پانچ بڑی طاقتیں امریکا، برطانیہ، فرانس، روس اور چین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اقوامِ متحدہ میں پیش کردہ کسی قرارداد یا بل کو مسترد کر سکتے ہیں، اس کو ویٹو (Veto) کہا جاتا ہے۔

- دنیا میں قیامِ امن کے لیے پاکستان کا کردار صرف سیاسی معاملات اور امن فوج تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ پاکستان نے اس کے دیگر فلاحی اداروں میں بھی قابلِ ذکر کردار ادا کیا ہے۔ بہت سے پاکستانی اقوامِ متحدہ کے اداروں میں ملازمت کرتے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے سیکرٹریٹ میں بھی کئی پاکستانی تعینات ہیں اور وہ اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مشقی سوالات

-1 ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:۔

(i) اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں آیا:

(الف) 24-اکتوبر 1944ء (ب) 14-اپریل 1945ء

(ج) 24-اکتوبر 1945ء (د) 24-نومبر 1946ء

(ii) اسلامی کانفرنس کی تنظیم کی بنیاد 1969ء میں جس شہر میں رکھی گئی، وہ ہے:

(الف) تہران (ب) لاہور

(ج) جدہ (د) رباط

(iii) عوامی جمہوریہ چین کا قیام عمل میں آیا:

(الف) 1947ء میں (ب) 1949ء میں

(ج) 1951ء میں (د) 1953ء میں

(iv) پاکستان نے 30 ستمبر 1947ء کو جس ادارے کی رکنیت حاصل کی، وہ ہے:

(الف) او آئی سی (ب) ای سی او

(ج) اقوامِ متحدہ (د) سارک

(v) پاکستان کو سب سے پہلے تسلیم کیا:

(الف) ایران نے (ب) چین نے

(ج) افغانستان نے (د) امریکا نے

-2 درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:۔

(i) خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟

(ii) وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کے نام تحریر کریں۔

Web version of PCTB
Not for Sale

(iii) گوادر کی بندرگاہ کی اہمیت کو تین سطروں میں تحریر کریں۔
(iv) مسئلہ فلسطین سے کیا مراد ہے؟
(v) پاکستان کے برّی اور بحری راستے کیوں اہم ہیں؟

3- درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(i) پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد بیان کریں۔
(ii) مسئلہ کشمیر کو پاک بھارت تعلقات میں کیا اہمیت حاصل ہے؟ بحث کریں۔
(iii) پاکستان کے ترکی کے ساتھ تعلقات بیان کریں۔
(iv) چین نے پاکستان کی تعمیر و ترقّی میں کیا کردار ادا کیا ہے؟ بیان کریں۔
(v) پاکستان اور امریکا کے تعلقات بیان کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ

- مُسلم ریاستوں کے جھنڈوں پر مشتمل چارٹ بنائیں اور کمرا جماعت میں لگائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو پاکستان چین اقتصادی راہداری منصوبہ کے بارے میں بتائیں۔

Web version of PCTB
Not for Sale